

رسالہ دانش مندی

شاہ ولی اللہ در ملبوی اردو ترجمہ: محمد سرور

بسم الله الرحمن الرحيم

سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے، جو حکمتوں کا الہام کرنے والا اور نعمتوں کا عطا کرنے والا ہے اور درود و سلام ہوان سب میں افضل پر جنہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کتاب اور فیصلہ کن بات دی گئی نیز آپ کی آں اور آپ کے صحابہ پر جنہیں نے احکام دین کی تبلیغ و اشتاعت کی اور ہمارے لئے انہیں اس طرح بیان کیا کہ اس سے یقین حاصل ہو۔ اس کے بعد فقیر ولی اللہ بن عبدالرحمٰم کہتا ہے کہ اس خاکسار نے فنِ دانش مندی اپنے والد سے سیکھا۔ انہوں نے میر محمد زادہ بن قاضی اسلم سے یہ فن سیکھا۔ انہوں نے علام محمد ناضل سے۔ انہوں نے علام محمد یوسف قرا با غنی سے۔ انہوں نے مرتضیٰ جان سے۔ انہوں نے علام محمود شیرازی سے۔ انہوں نے علام جلال الدین دوافی سے۔ انہوں نے اپنے والد اسعد بن عبدالرحمٰم اور علام مظہر الدین گائز روفی سے۔ ان دونوں نے علام علاء الدین تقاضانی تھماڑانی اور سید شریف جرجانی سے۔ انہوں نے قطب الدین رازی سے۔ انہوں نے اور علام اسعد الدین تقاضانی دووں نے قاضی عضد سے۔ انہوں نے ملا زین الدین سے۔ انہوں نے قاضی بیضاوی سے اور ان کی سند کا سلسلہ جو کتب تاریخ میں مشہور و معروف ہے شیخ ابوالحسن اشعری تک جاتا ہے۔

غرض فقیر نے فنِ دانش مندی اس سند سے اخذ کیا ہے۔ اور علم حکام اور اصول بھی اس فن سے مخلوط ہیں۔ اس

لہ اصول سے مراد اصولِ فقرہ ہے۔

سند کے رجال سب کے سب اہل تصنیف اور اصحاب تحقیق ہیں اور درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں معروف رہے ہیں۔ سوائے نقیر کے والد شاہ عبدالحیم کے اکے، جو اشغال قلبی میں مشغول رہنے کی وجہ سے تصنیف و تالیف اور درس و تدریس کے لئے وقت نہ نکال سکھ۔

اس نقیر کے دل میں آیا کہ فنِ دانش مندی کے قواعد و اصول مرتب کرے۔ اور اپنے زمانے والوڑ کو ان سے متعارف کرائے۔ اگر تم یہ پوچھو کہ دانش مندی سے میں کیا مراد لیتا ہوں تو دانش مندی سے میری مراد کتاب دانی ہے۔ اور اس کے تین درجے ہیں۔ اس کا ایک درجہ تو یہ ہے کہ کتاب کام طالعہ ہو، اور اس کی حقیقت بد رجہ تحقیق حاصل کی جائے۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ استاد کتاب کو پڑھائے اور اس کی حقیقت شاگردوں کو سمجھائے۔ اور اس کا تیسرا درجہ یہ ہے کہ وہ اس کتاب پر شرح یا حاشیہ لکھے اور اس کی حقیقت کے انکشاف میں مبالغہ کرے۔

اگر تم کہو کہ یہ جو میں نے فنِ دانش مندی کے اصول و قواعد کو مرتب کرنے کا ذکر کیا ہے، اس کا اور ان کے حفظ کرنے اور ان کی تحقیق کرنے کا کیا فائدہ ہے، تو میں یہ کہتا ہوں کہ اس کے دو فائدے ہیں۔ ایک تو اس سے طالب علم کتاب کے مطالعہ کا ظریقہ جان لیتا ہے اور اس طرح اکثر حالات میں یہ مطالعہ قرین صواب ہوتا ہے۔ اس احوال کی تفصیل یہ ہے کہ جب طالب علم کو فنِ دانش مندی کے بعض مقدمات جیسا کہ صرف و سخو و لغت وغیرہ ہیں، یاد ہوں گے۔ اس کے بعد وہ کسی کتاب کام طالعہ کرے گا۔ اس کے پیش نظر اس کتاب کی شرح و تفسیر ہو گی اور شفیق استاد اسے ان قواعد کیلیہ سے آگاہ کرے گا۔ اس کے بعد استاد اسے ہر مقام پر شارح نے اس سلسلے میں جو نکتہ بیان کیا ہو گا، اس سے مطلع کرے گا، تو اس طرح طالب علم کو کتاب مذکورہ سمجھنے کا سلیقہ پیدا ہو جائے گا اس میں شک نہیں کہ کلیات کے احکام جانتے کے بعد جزئیات اور جزئیات سے ان جلیسی جو اور چیزیں پیدا ہوتی ہیں، ان کا احاطہ نہ یادہ آسان ہو جاتا ہے۔ اور اس کی مثال ایسی ہے کہ جو شخص شترار کے دادیں پر حمارست رکھتا ہے، وہ شر کہنے لگتا ہے۔

اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ان بزرگوں نے جن کا اور پڑکر ہوا ہے، اور وہ اور ان جیسے دوسرے حضرات نے جو دانش مندی میں سند کی حیثیت رکھتے ہیں، فنونِ دانش مندی کو علم کلام و اصول وغیرہ سے مخلوط کر دیا ہے۔ اب اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طالب علم ان علوم سے فنونِ دانش مندی کو الگ تیز نہیں کر سکتا۔ اور ان سب کے مجموعہ کو وہ ایک بھی علم جانتا ہے چنانچہ اس زمانے کے اکثر خام طبعوں کا یہ حال ہے کہ چونکہ انہیں علم کے مختلف

پہلو دس میں انتشار نظر آتا ہے اس کی وجہ سے وہ اس کا صحیح طرح احاطہ نہیں کر سکتے اور نہ وہ فنِ دانش مندی پر عمل کر سکتے ہیں، کیونکہ ادھر ان کا ذہن منتقل ہی نہیں ہوتا۔ غرض جب اس مجموعی علم سے اس کے فنون الگ امتیزی ہوں گے اور طالب علم اس قاعدے کو جان لے گا۔ اور اس طرح اس کے ذہن میں فنونِ دانش مندی کے باتیں میں ایک امر جامع معین ہو جائے گا تو جیسے ہی وہ کسی مقام پر تھوڑی سی توجہ کرے گا، وہ اس علم کے مسائل کا الگ الگ اور اک کرے گا اور ان کے ہر پہلو پر اس کا احاطہ ہو جائے گا۔ دمادید الا الاصلاح ما استطعت و ماتتو نیقی الا بالله۔ (میں تو حتیٰ لمقدور لبس اصلاح چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی مجھے اس کی توفیق دینے والا ہے)۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگر ایک عالم اپنے شاگردوں کو علوم کی کتابوں میں سے کوئی کتاب درایت و تحقیق کے طریقے پر پڑھانا چاہتا ہے، تو اُسے لازمی طور پر پندرہ بالوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کتاب کی شرح کرنا چاہتا ہے، تو لا محالة طور سے بھی ان بالوں کا خیال رکھنا ہو گا۔ وہ پندرہ بالیں یہ ہیں ۱۔

پہلی۔ پیش نظر عبارت میں جو مشکل الفاظ ہیں، ان کی نشان دہی یعنی عبارت میں جو اسامار دفعات ہیں اگر ان کی حرکات و سکنات محل استثناء ہیں، تو انہیں بیان کرو۔ اسی طرح حروف پر جہاں نقطے ہیں، اور جہاں کوئی نقطہ نہیں، وہ بھی بیان کرے تاکہ تصحیف نظری اور تصحیف لفظی (مشلاً ج کی ح، ع کی غ، ت کی ث وغیرہ) سے تیز ہو جائے) ہر دو سے محفوظ ہو جائے۔

دوسری یہ کہ۔ عبارت میں جو غریب و نامانوس لفظ آتے، تو اس کی شرح کرے لیجیں اگر کوئی لفظ قیل الاستعمال ہے اور شاگردوں کے لئے اس کے استعمال کا مفہوم واضح نہیں۔ تو عالم اس کی لغت اور اصطلاح دونوں کی رو سے تشریح کر دے۔

ان پندرہ بالوں میں سے تیسرا بات یہ ہے۔ عبارت میں جو مغلق بھروسے ہو، استاد اس کی وضاحت کرے۔ یعنی اگر عبارت میں کوئی مشکل ترکیب یا مشکل نحوی و صرفی صیغہ آیا ہے اور شاگردوں کے لئے اسے سمجھنا مشکل ہے، تو عالم اس کو نحو اور صرف کے مطابق حل کر دے۔

چوتھی یہ کہ۔ مشکل نیز بحث کو مثالیں دے کر یا اس کی مختلف صورتیں پیش کر کے سمجھائے۔ مشلاً کتاب میں ایک قاعدے کا ذکر ہے۔ اور شاگرد اسے نہیں سمجھ پاتے، تو عالم اسے واضح طور پر بیان کرے اور اس کی مثالیں دے تاکہ شاگردوں کے ذہن میں اصل مقصد آجائے۔

پانچویں بات تقریب الدلال (دو لیکوں کو ذہن کے قریب لانا) ہے۔ یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلے پر کوئی دلیل

تاقم کی بھی ہے، تو عالم اس کے مختلف مقدرات کو اس طرح بیان کرے کہ بعض مقدرات کا بعض سے جو التزام ہے، بعض جو دسریں میں مندرج ہیں، ان سے جو نتیجہ مقصود ہے وہ نکل آئے اور اس ضمن میں وہ ایسے مقدرات بدھیہ کی طرف رجوع کرے کہ جن میں شک اور شبہ باہتاً داخل نہ ہو۔

اس سلسلے کی پہلی بات یہ ہے کہ تعریفات کی تحقیق کرتے وقت ان کی جو قیود ہوں، ان کے فائد بیان کرے۔ اور اگر کسی تعریف کی قیود میں سے کسی قید کی بھی ہے، تو اسے پورا کیا جائے۔ نیز استاد تقیہ اور ان سے ایسی جامع و مانع ٹکڑے کے انتزاع کا جس میں کوئی چیز نہ ہو، طریقہ شرح دلبط سے بیان کرے۔

ساتویں بات یہ ہے کہ قواعد کلیہ کی اس طرح و معاہد کرے کہ اس کے ذیل میں تعریف کی قیود کے فائد تلقیمات اور مشاون کا نیزان سے اس قاعدہ کی کے ایسا انتزاع کا کہ اس میں کوئی چیز نہ ہو، اور وہ جامع و مانع ہو، شرح دلبط سے بیان آجائے۔

لہ قیاس و تقویوں سے مرکب ہوتا ہے، اور ان سے نتیجہ نکلتا ہے۔ جیسے عالم متغیر ہے، یہ پہلا قضیہ ہے اور جو چیز متغیر ہو، وہ حادث ہوتی ہے، یہ دوسرا قضیہ ہے۔ اس سے لازم آیا کہ عالم حادث ہے نتیجہ ہے، پہلے قضیے کو صفری اور دوسرے کو کبھی کبھی ہیں۔ اگر پہلا قضیہ مذکور اور دوسرا متروک ہو تو یہ قضیا یا مقدمات مختلف ہوں گے۔ لہ وہ تصور یا تصدیق جس میں غور و فکر کی ضرورت نہ ہو، بدھی ہوتا ہے۔ ذہن میں کسی چیز کا آنا تصور ہے اور تصور میں الحکم کو تصدیق کہتے ہیں۔

لہ انسان کی تعریف ہے جیوان ناطق۔ جیوان ناطق اس تعریف کی قیود ہیں۔

لہ تقیات (دلبط قسمت)۔ مثلاً اس طرح استدال کرنا کہ یہ چیزوں یوں ہے، اور یوں یوں نہیں۔ ایک چیز کے خواص اور عدم خواص کا برپ تفصیل کرتے جانا۔ دلبط قسمت کہلاتا ہے۔

لہ اپنے تمام افراد پر محیط ہونا جامع اور اپنے تمام غیر افراد کی لنفی کرنا مانع ہے۔

لہ دلیل یا تیاس میں تین حدیں ہوتی ہیں۔ اصغر، اوسط، اکبر۔ عالم متغیر ہے، دلیل یا تیاس میں عالم کو جدا صفر کہتے ہیں، ہر متغیر حادث ہے حادث کو حد اکبر کہیں گے اور عالم اور حادث کو ملانے والی حد اوسط ہے۔

لہ انتزاع نتیجہ نکالنا۔

لہ وہ قاعدہ جو بہت سی چیزوں پر صادق آئے، کی ہے۔

آٹھویں بات ہے۔ عالمِ تفہیمات کو حصر کرنے کی وجہ واضح کرے اور بتائے کہ یہ حصرِ تفہیمات استقرائی کی پانپر ہے۔ یا وہ اس کے حق میں عقلی دلیل پیش کرے کہ شئے مطلوب انہی مذکورہ اقسام میں محصور ہے اور اسی طرح عالمِ فصول و قواعد میں جو تقدیم ذا خیر ہو، اس کی وجہ بیان کرے۔

نویں بات ہے دو تباہ رکھنے والی چیزوں میں تفریق۔ مثلاً اگر بادیِ النظر میں دو قسمیں مشابہ ہوں یاد و مخالف مذہب ایک دوسرے سے مشابہ دکھای دیں، تو عالم بڑے واضح طور سے ان کے درمیان جو فرق ہے اسے بیان کرے۔ دسویں بات ہے۔ دو مختلف چیزوں میں تطبیق۔ اگر مصنف کی عبارت میں دو مختلف بجھوں میں اختلاف پایا جاتا ہے، تو عالم اس اختلاف کو حل کرے، خواہ ان دونوں کا اختلاف دلالت مطابقی کا ہو، یا ایک دلالت مطابقی ہو، اور دوسرہ تضمنی یا التزامی۔

گیارہویں بات۔ یہ پہلی بات کا سلسلہ ہے۔ ظاہرِ الورود شبہات کا دور کرنا ہے۔ جیسے کہ مثال کے طور پر تعریفات میں استدراک رکسی نہ آئے چیز کا ذکر خفی ترشیت سے کسی چیز کی تعریف کرنا اور تعریف کا جائز و مانع نہ ہونا، منوع ہے۔ یا جیسے کہ دلائل میں جزویہ کبھی منوع ہے یا شاگردوں کو مصنف کے کلام میں بادیِ النظر میں مخالفت نظرتے یا اس کا استدلال استدلال کے موقعِ محل پر بھیک نہ بیٹھتا ہو۔ عالم ان ظاہرِ الورود شبہات

لئے اس دلیل کو کہتے ہیں، جس میں جزویات کی تحقیق کر کے ان کی ماہیت کی پر حکم لگایا جائے۔
لئے الفاظ کا اپنے معنی پر دلالت کرنا "دلالت" کہلاتا ہے۔ یہ دلالت یا تروضی ہوتی ہے یا غیرِ وضعی۔ لفظ کا اپنے اس معنی پر دلالت کرنا، جس کے لئے وہ وضع نہیں کیا گیا ہے، یہ دلالت وضعی ہے۔ اور اس کا اپنے اس معنی پر دلالت کرنا جس کے لئے وہ وضع نہیں کیا گیا۔ یہ دلالت غیرِ وضعی ہے۔ دلالت وضعی کی تین قسمیں ہیں۔
مطابقی، تضمنی اور التزامی۔ انسان کا جیوان ناطق پر دلالت کرنا یہ دلالت مطابقی ہے۔ انسان کا جیوان پا ناطق میں سے کسی ایک پر دلالت کرنا یہ دلالت تضمنی ہے۔ اور اگر ان دونوں سے کسی خارج چیز پر وہ دلالت کرے اور وہ خارج چیز انسان کے لئے ذہن میں لازم ہے تو اسے دلالت التزامی کہتے ہیں مثلاً انسان کا قابلِ اعلم ہونے پر دلالت کرنا۔

ٹھہرے قیاس اقتداری کی چار شکلیں ہوتی ہیں۔ شکل اول میں یہ شرط ہے کہ صغری موجہ ہو اور کبھی تکمیل، اس شکل میں جزویہ کلیہ آنا منوع ہے۔

کی طرف توجہ کرے اور انہیں دور کرے۔

بارصویں بات۔ جہاں حوالہ دیا گیا ہے، وہاں حوالے کا اور جہاں مصنف نے ”وفیہ نظر“ کہا ہے، وہاں اس سے مصنف کی کیا مراد ہے، اس کا ذکر کیا جائے اور جہاں سوال مقدر کی طرف اشارہ ہوتا ہو اس کیوضاحت کی جائے۔

اور ان پندرہ باتوں میں سے تیرھویں بات یہ ہے کہ اگر شاگردوں کی زبان وہ نہ ہیں، جو کتاب کی ہے، تو کتاب کی عبارت کا شاگردوں کی زبان میں ترجیح کیا جائے۔

چورصویں بات مختلف توجیہات کی تفییح، اور ان توجیہات میں جو صحیح تھا، اس کا تعین۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کتاب کے کسی مقام کے متعلق پڑھانے والوں اور شارحوں میں اختلاف ہو، ایک جماعت ایک جماعت سے اس کی فیضی شرح کرتی ہے۔ اور دوسری جماعت دوسری جماعت سے اس کی شرح کرتی ہے۔ اور اس طرح توجیہات میں نزاع پیدا ہو جاتا ہے۔ عالم ان توجیہات کی تفییح کرے اور ان میں سے جو ہر ہتھوں ہو، اس کا تعین کرے۔ اور اسی پر شکل الفاظ کا ضبط و لشان دہی اور شکل ترکیبوں کا حل بھر قیاس کرلو۔

پندرھویں بات یہ ہے کہ عالم کی تقریب سہل ہو۔ یعنی اور پہن بارہ باتوں (ضعتوں) کا ذکر ہے، انہیں وہ واثق اور ہو جزو مختصر عبارت میں اس طرح بیان کرے کہ وہ ذہن سے قریب ہوں۔ رکم سے کم الفاظ میں مفہوم ادا کرنا کہ اس میں کوئی غیر ضروری چیز نہ آئے، ایماز و اختصار ہے۔ اور ان کا اخذ کرنا آسان ہو۔ اور ان میں سے ایک بات امتزاج بھی ہے اور وہ یہ کہ اسٹارڈ مصنف کی عبارت کو اپنی عبارت کے ساتھ اس طرح ملاتے کہ دونوں عبارتیں مل کر باہم سربوطر دہم آہنگ ہو جائیں۔

جب ایک عالم مذکورہ بالا پندرہ ضعتوں پر عمل کرے گا تو وہ درس تدریس اور کتاب کی شرح و تفسیر میں کام ہو جائے گا۔ شفیق اسٹارڈ کو چاہیے کہ:-

اولاً۔ وہ اپنے شاگردوں کو ان امور سے اجال طور سے مطلع کرے۔

ثانیاً۔ جب وہ شرح و بیان کے دو لان ان امور سے گزریں، تو وہ انہیں بتائے کہ یہاں شارح کا مطلب ہے

لہ کوئی عبارت جو کسی سوال کا جواب معلوم ہوتی ہے لیکن عبارت میں سوال مذکور نہ ہو، اس سوال کو سوال مقدر کہتے ہیں۔

ہے، اور وہاں اس کا مطلب یہ تھا۔

ثانیاً۔ شفیق اس تاداشاگر دوں کرتا تھے کہ وہ کتاب کے مطالعہ میں ان ان امور کو پیش نظر رکھیں۔ اور ان ان میں میں اپنی فکر کو جو لام کریں۔

رابعاً۔ شاگرد کے مطالعہ کا اپنے مطالعہ سے مقابلہ کرے۔ اور شاگرد سے عملی بتوساے اس طرح اس پر قبضہ کرے کہ یہ عملی اس کے ذہن پر واپسی بوجائے اور وہ آئندہ الیٰ عملی کرنے میں اختیاط برتر ہے۔ اُستاد شاگرد کو کسی کتاب کی شرح یا اس پر حاشیہ لکھنے کو کہے۔ اور اس طرح اس کی قابلیت کا امتحان لے تاکہ تربیت کا جو حق ہے، اس کی تکمیل ہو سکے۔

یہی علوم رہے کہ دانش مندی کے فن کا کتب معقول و منقول اور علوم برہانیہ اور خطا بیہ سب پر اطلاق ہوتا ہے۔ اس مضمون میں کتب منقول میں زیادہ تر ان کی عبارتوں کی تحقیق کی ضرورت پڑتی ہے اور کتب معقول میں مسائل کی تحقیق کی۔ علوم برہانیہ میں ایک یا ایک سے زیادہ واسطوں کے مقدمات بدیکھ کو بطریقہ برہان نوٹاں کی ضرورت ہوتی ہے، اور علوم خطا بیہ میں بطریقہ ملن۔ میں نے اپنے آئندہ سے مذکورہ بالائے آئندے کے ساتھ جو فن دانش مندی سیکھتا یا اس کا خلاصہ مطلب ہے۔ اور یہ یہاں ختم ہوتا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا

لہ علوم برہانیہ، وہ علوم جن میں دلیل و برہان ہو، جیسے کہ منطق۔
لہ نظر کے علوم کو علوم خطا بیہ کہتے ہیں۔ ان میں نکنی مقدمات پیش کر کے اپنی بات کہی جاتی ہے۔
لہ وہ تصدیق جو جائز و ثابت اور واقع کے مطابق ہو، یقین ہے اور وہ قیاس جو مقدمات یقینی
سے مرکب ہو، برہان ہے۔ یہ مقدمات یقینی یا تو بنا تھے ہری ہوتے ہیں یا ان مقدمات
یقینی کی طرف ایک واسطے یا ایک سے زیادہ واسطوں سے پہنچا جاتا ہے۔

سلطان عبد الحمید نے عثمانی پارلیمنٹ کو برخاست کر دیا اور آئینی کو بھی منسوخ کر دیا۔ پھر وہ تنہا لپنے چند خاص مشروں کی مدد سے ۱۹۰۸ء کے فوجی انقلاب تک امور سلطنت کی نگرانی کرتے رہے۔ ۱۹۰۹ء میں سلطان عبد الحمید ثانی معزول کر دیئے گئے۔

۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۹ء تک سلطنت عثمانی جنگ طالبیں، جنگ بلقان اور پہلی جنگ عظیم کے پس اشوب دور میں زوال کی انتہا تک پہنچ گئی۔ اس دور میں انہن اتحاد و ترقی کے لیے جن میں ممتاز ترین دینہا طلعت، انور اور جمال تھے، امور سلطنت کی نگرانی کر رہے تھے مئی ۱۹۱۹ء میں مصطفیٰ اکمال اور ان کے ساتھیوں نے ترکوں کے آبائی وطن کی آزادی کے لئے اس وقت جنگ شروع کی جب ترکوں کو جنگ عظیم میں جریسوں کے ساتھ شکست ہو چکی تھی اور انگلستان، فرانس اور اٹلی سلطنت عثمانی کے پیچے چھے علاقوں کو آپس میں حصے بخزے کرنے پڑتے ہوئے تھے۔ اپریل ۱۹۲۳ء میں مصطفیٰ اکمال نے الفرہ میں نیئی ترکی حکومت کی داع بیبلی ڈالی اور مسلسل تین سال کی جنگ کے بعد ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو جمہوریہ ترکیہ کے قیام کا اعلان کر دیا۔

مصطفیٰ اکمال پاشانے اپنی نئی حکومت کی بنیاد ترکی قومیت کے نظر میں پر قائم کی تھی۔ انہوں نے ۱۹۲۳ء میں عثمانی سلطنت کو قانوناً ختم کرنے کے بعد مارچ ۱۹۲۳ء میں خلافت کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے مغربی قوانین راجح کرنے اور ترکیہ کو مغرب کی جدید تہذیب کا کرکن بنانے کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا جس کو کئی سال تک تدریجیاً عملی جامد پہنچایا گیا۔ ہم اکتوبر ۱۹۲۳ء کو کمال پاشانے ترکی پارلیمنٹ کا منتظر کردہ صابطہ دریوانی نافذ کر دیا جو سو ستر زینیٹ کے ضابطہ دریوانی سے اخذ کیا گیا تھا۔ ترکیہ کے عاملی قوانین اسی جدید صابطہ دریوانی کا جزو ہیں۔ ترکیہ کا صابطہ تعریفات اور دوسرے قوانین بھی مختلف یورپیں یہ ممالک کے قوانین سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں ترکی دستور میں ایک ترمیم کے ذریعہ ریاست اور مذہب کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا گیا۔ اور اسی سال ترکی زبان کے لئے ملکی طور پر اختیار کر دیا گیا۔

ترکی میں نکاح کی رسم شہروں میں بلدیر کے دفتر میں اور دیہات میں مجلس انتظامیہ کے دفتر میں سرکاری حکام کی موجودگی میں انجام پاتی ہے۔ ترکیہ کی آبادی کا تقریباً ۹۹ فیصد کی حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ عموماً ہر سرکاری نکاح کے بعد شرعی نکاح کی رسم بھی ادا کی جاتی ہے لیکن ترکی حکومت صرف سرکاری نکاح کو تسلیم کرتی ہے جس کے لئے ایک باقاعدہ نکاح نامہ ہوتا ہے۔ اور دو لہا دلہن کو سرکاری حکام کی طرف سے شادی کا وثیقہ دیا

جانتے ہے۔ یورپ میں عائلی قوانین کے نفاذ کے باوجود ترکوں میں آج تک ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے والے بھی موجود ہیں اگرچہ ان کی تعداد نسبتاً کم ہے۔ دیہات میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے والوں کی تعداد شہروں کی نسبت زیاد ہے، جن نزک مفکرین اور اہل علم نے ترکی عائلی قوانین پر شدید یتکتہ چینی کی ہے، ان میں پروفیسر علی فواد باش گل کا نام سرفہرست ہے۔ پروفیسر موصوف استنبول یونیورسٹی کے شعبہ قانون کے ایک ممتاز رکن تھے اور ترکی قوانین کے ملاواہ ترکیہ کے قومی مسائلے متعلق ان کی کمی بیش بہتر صافیت ترکی زبان میں موجود ہے۔ ترکیہ میں دین اور سیکولرزم "کے عنوان سے ان کی ایک مشہور تصنیف ترکی اخبارات میں بھی شائع ہو چکی ہے، جس میں احصاؤں نے علمی انداز میں ترکیہ کے جدید عائلی قوانین کو ترکی معاشرے کی بہت سی خرابیوں کا سبب بتایا ہے۔ پروفیسر باش گل نے اس بارے میں اپنی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ کسی قوم کے قوانین کو اس کی تہذیب اور ماصنی کی روایات کا آئینہ دار ہونا چاہئے۔ جو لوگ مذہب کو سیاست اور سیاست سے علیحدہ رکھنے کے حامی ہیں وہ ان عائلی قوانین کو ترکی کی انقلابی تحریک کا ایک عظیم انسان کا زمامہ سمجھتے ہیں۔

آخر نہ صفحات میں ترکی عائلی قوانین کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

حقوق زوجین۔ (منکنی اور نکاح سے متعلق احکامات)

ترکی عائلی قوانین کی دفعات ۸۲ تا ۸۷ منکنی کے احکام سے متعلق ہیں۔

منکنی نکاح کا وعدہ کرنے سے ہوتی ہے۔ نابالغ یا ایسے افراد جن پر کسی مستحب کی قانونی پابندی عائد ہو، اس وقت تک منکنی کے پابند ہیں ہوتے جب تک ان کے قانونی نمائندے اپنی رضامندی ظاہر کر دیں۔

اگر فریقین میں سے کوئی ایک فریق کسی معقول سبب کے بغیر منکنی کو کا عدم قرار دے دے یا کسی ایک فریق کی غلطی سے منکنی منسوخ ہو جائے تو قصور و اور فریق دوسرے فریق یا اس کے والدین یا نمائندوں کو مناسب ہرجانہ دینے پر مجبور ہو گا۔ اگر منکنی کے منسوخ کے عجائے سے کسی فریق کو بلا قصور ذاتی نقصان اٹھانا پڑے تو عدالت اس کے نقصان کی تلافی کے لئے حکم جاری کر سکتی ہے۔

منکنی کے منسوخ ہو جانے کی صورت میں فریقین کو ایک دوسرے کے تخلاف و اپس کرنا لازمی ہے۔ اگر تخلاف موجود نہ ہوں تو قانون کے مطابق ان کی قیمت ادا کرنا واجب ہو گا۔ اگر منکنی فریقین میں سے کسی ایک کی وفات سے منسوخ ہو جائے تو تخلاف و اپس کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

منکنی سے متعلق کوئی دعویٰ منکنی کے منسوخ ہونے کی تاریخ سے ایک سال کی مدت گزر جانے کے

بعد دائرہ نہیں کیا جاسکتا۔

نکاح کے احکامات ۵۔ شرائط نکاح : (دفعات ۸۸ تا ۹۶)

مرد ۵ سال کی عمر سے پہلے اور عورت ۵ سال کی عمر سے پہلے نکاح نہیں کر سکتی، خاص حالات میں اور اہم اسباب کی بنا پر عدالت ۵ سالہ مرد کو ۳ سالہ عورت سے نکاح کرنے کی اجازت دے سکتی ہے لیکن ایسی صورت میں عدالت کو اپنا فیصلہ صادر کرنے سے قبل ہر فریق کے والد، والدہ یا وصی کی رائے دریافت کرنا ضروری ہے۔ صرف ایسے افراد نکاح کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں، جن کا دین اغیٰ توان زندگی درست ہو۔ اگر کوئی فرد کسی داعیٰ مرض میں متلاش ہے تو اسے کسی صورت میں نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

کسی نابالغ فرد کو والدین، ولد یا وصی کی رضامندی حاصل کئے بغیر نکاح کرنے کا حق نہیں۔ اگر کسی فرد پر قانونی پابندیاں عائد ہوں تو وہ اپنے وصی سے اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتا۔ وصی کے انکار کرنے کی صورت میں عدالت سے نکاح کرنے کی اجازت حاصل کی جاسکتی ہے۔

محرماتے

مندرجہ ذیل افراد کے درمیان نکاح ممنوع ہے۔

۱۔ اصول اور فروع کے درمیان خواہ حسب قانون اسلام ہو یا نہ ہو۔

۲۔ بھائی اور بیٹن کے درمیان جن کے والدین، والدیا اور والدہ مشترک ہوں۔

۳۔ عورت اور اس کے چچا، خالو، پھوپھا اور مامروں کے درمیان۔ مرد اور اس کی پھوپھی، ممانی، بھی اور خالدہ کے درمیان۔

۴۔ ایک شادی شدہ عورت اور اس کے شوہر کے اصول اور فروع کے درمیان۔ ایک شادی شدہ مرد اور اس کی بیوی کے اصول اور فروع کے درمیان۔

۵۔ متبی اور اس کے قانونی والدین کے درمیان۔ متبی کے شوہر یا بیوی اور قانونی والدین میں سے کسی ایک فریق کے درمیان۔

اگر کوئی فرد دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے مАЗوری ہے کہ وہ اپنے پہلے نکاح والی بیوی کی طلاق یا اس کی وفات یا عدالت کے حکم سے اس کے منسوخ ہونے کا ثبوت فراہم کرے۔

اگر کوئی شادی شدہ مرد یا عورت لاپتہ ہے اور اس کی گشتنی کا رسمی طور پر اعلان کیا جا چکا ہے تو اسی

صورت میں فریتِ شناخت کو نکاح کی قانونی تئیس کے بغیر دوسرا نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

کوئی بیوہ، مطلفہ یا ایسی عورت جس کا نکاح قانوناً منسور ہو چکا ہو، شوہر کی وفات یا اس سے طلاق یا عدالت کے حکم تئیس نکاح کی تاریخ سے تین سو دن کی مدت گزرنے سے قبل دوسرا نکاح نہیں کر سکتی بلکہ کی پیدائش سے یہ پابندی ختم ہو جاتی ہے۔

اگر عورت کے حاملہ ہونے کا امکان نہ ہو اور شوہر اور بیوی طلاق کے بعد دوبارہ شادی کرنا چاہیں تو نکاح پر پابندی کی مدت عدالت کے حکم سے کم کی جاسکتی ہے۔ اگر شوہر اور بیوی ایک دوسرے سے طلاق حاصل کرچکے ہوں تو انہیں عدالت کی مقرر کردہ اتنا عی مدت کے دوران دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر زلیتین دوبارہ نکاح کرنے پر آمادہ ہوں تو عدالت اپنی مقرر کردہ اتنا عی مدت کو کم کر سکتی ہے۔

اعلان اور عقد نکاح (دفاتر ۱۱۱ تا ۱۱۳)

نکاح کرنے کے خواہش مند مرد اور عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ دونوں بلدیہ کے ناظم یا اس کے مقرر کردہ امور نکاح کے افسر ایکاؤنٹ کی مجلس انتظامیہ کو پہنچ فیصلے سے آگاہ کریں۔ یہ اطلاع زبانی اور تحریری دی جاسکتی ہے۔ اس کے ساتھ فرقیین کے والدین یا ان کے وصی کی رضامندی کا ثبوت اور دیگر لازمی قانونی و شیقہ جات مثلاً طلاق کا سرٹیفیکیٹ یا تئیس نکاح کی سند کی فرمائی ضروری ہے۔ اس کے بعد فرقیین کے نکاح کے لئے رضامند ہوئے کا رسی طور پر اعلان کر دیا جاتا ہے۔ اعلان کی انتہائی مدت پسند رہ دن ہے۔ اعلان کی درخواست شادی کے خواہشمند مرد کی قیام گاہ کے علاقے کی بلدیہ کے نام ہونی چاہیئے۔

اگر نکاح کا خواہشمند مرد کسی عیزیز ناک میں رہتا ہو تو اسے بلدیہ کے حبڑی میں مندرج پتے سے متعلقہ بلدیہ کے نام درخواست بھیجنی چاہیئے۔ نکاح کے لئے رضامندی کا اعلان فرقیین کی قیام گاہوں سے منفصلہ بلدیہ جات کی طرف سے ان کی قیام گاہوں پر یا بلدیہ کے حبڑی میں مندرجہ قیام گاہوں پر کیا جاتا ہے۔

اگر نکاح کے لئے اعلان کی درخواست صالحوں قانون کے مطابق نہ ہو یا فرقیین کے نکاح کے لئے کوئی قانونی ممانعت کا سبب موجود ہو تو درخواست مسترد کی جاسکتی ہے۔

اگر نکاح کے خواہشمند مرد اور عورت نکاح کی اہلیت نہ رکھتے ہوں یا ان کے نکاح کے لئے ممانعت کا کوئی قانونی سبب موجود ہو تو اعلان کی مدت کے اندر اندر فرقیین کے مجوزہ نکاح پر اعتراض ہر متعلقہ فرد کی طرف سے کیا جاسکتا ہے۔ اعتراض فرقیین میں سے کسی ایک فریت کے علاقے کی بلدیہ کے نام بھیجنے چاہیئ۔

نکاح کے باطل ہونے کا کوئی سبب موجود ہونے کی صورت میں مدعی عموی — (PUBLIC PROSECUTOR) کا فرض ہے کہ وہ خود عقد نکاح کے خلاف براہ راست اعتراض کرے۔ ناظم ملکہ یا اس کا نائب یا گاؤں کی مجلس انتظامیہ جسے اعلان نکاح کے لئے درخواست دی گئی ہو نکاح کے خواہش مند مرد اور عورت کو ان کے نکاح کے خلاف موصول ہونے والے اعتراض سے آگاہ کریں گے۔ یہ اطلاع مدت اعلان کے اختتام پر رہی جائے گی۔ اگر فریقین اعتراض کو ناقابل قبول ثابت کر دیں تو اعتراض کرنے والوں کو فوراً اس بارے میں اطلاع دے دی جائے گی۔

اگر اعتراض کرنے والا اپنے اعتراض پر اصرار کرے تو وہ اس علاقے کی عدالت میں اتنا نکاح کے لئے دعویٰ دائر کر سکتا ہے، جہاں کو اعلان نکاح کی درخواست دی گئی ہے۔ اعتراض کے لئے، اعتراض کو مسترد کرنے کے لئے اور اتنا نکاح کا دعویٰ دائر کرنے کے لئے دس دن کی میعاد مقرر ہے۔

عقد نکاح کی سُم ادا کرنا اظہر ملکہ یا اس کے مقرر کردہ امور نکاح کے آفیسر یا مجلس انتظامیہ کا فرض ہے۔ جہاں بھی عقد نکاح کے لئے درخواست دی گئی ہو، اگر نکاح کے خلاف اعتراض موصول نہ ہوا ہو تو نکاح کے خواہش مند مرد اور عورت کو اعلان نکاح کی اشاعت کا سڑپیکیٹ پیش کرنا بھی ضروری ہے۔

ناظم ملکہ یا اس کا مقرر کردہ امور نکاح کا آفیسر یا مجلس انتظامیہ اعلان نکاح کی اشاعت کے لئے کسی اعتراض کی موجودگی کی صورت میں عقد نکاح کو روک دینے پر مجبور ہے۔ اعلان نکاح اشاعت کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت گز جلانے پر باطل ہو جاتا ہے۔

اگر نکاح کا عزم رکھنے والے فریقین میں سے کوئی فریق بھایہ ہو جائے یا کسی اتنا عی مدت کی وجہ سے عقد نکاح ناممکن ہو تو عدالت کی طرف سے متعلقہ ملکہ یا مجلس انتظامیہ کو بغیر اشاعت اعلان عقد نکاح کی اجازت دی جاسکتی ہے اور اتنا عی مدت کم کی جاسکتی ہے۔

باطل نکاح (دفعات ۱۱۲ - ۱۲۸)

مندرجہ ذیل صورتوں میں نکاح باطل ہو جاتا ہے۔

- ۱۔ اگر شوہر یا بیوی میں سے کوئی ایک فریق عقد نکاح کے وقت شادی شدہ ہو۔
- ۲۔ اگر عقد نکاح کے وقت شوہر یا بیوی کا دماغی توازن کسی دماغی مرض یا کسی دوسرے دماغی سبب کی وجہ سے صحیح نہ ہو۔

س۔ اگر شوہر اور بیوی میں حسب انسیب (آباو اجداد کے رشتے) یا صہبہت (نکاح سے پیدا ہونے والے رشتے) کے محرومات کی بنی پر نکاح ممنوع ہو۔

باطل نکاح کی تفسیخ کے لئے دعویٰ براہ راست مدعی عمومی کی طرف سے دائرہ کیا جائے گا۔ شوہر یا بیوی کی طرف سے بھی تفسیخ نکاح کا دعویٰ دائیرہ کیا جاسکتا ہے۔

اگر کوئی نکاح منسوخ ہو جکا ہو تو اس کی تفسیخ کے لئے براہ راست دعویٰ دائیرہ ہمیں کیا جاسکتا۔ لیکن فریقین میں سے کوئی ایک فریق نکاح کی تفسیخ کے عدالتی حکم کے لئے دعویٰ دائیرہ کر سکتا ہے۔

اگر زوجین میں سے کسی ایک کارماںی تو ازن کسی دامانی مرض کی وجہ سے صحیح نہیں ہے تو متعلقہ فریق کو تفسیخ نکاح کے لئے دعویٰ دائیرہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

اگر عقد نکاح کے وقت شوہر یا بیوی کا دامانی تو ازن صحیح نہیں ہے تو دوسرے فریق کو تفسیخ نکاح کے لئے دعویٰ دائیرہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں شوہر یا بیوی کو تفسیخ نکاح کے لئے دعویٰ دائیرہ کرنے کا حق حاصل ہے:-

۱۔ اگر شوہر یا بیوی کا نکاح کرنے کا مطماً کوئی ارادہ نہ ہو۔ اور غلطی سے نکاح کرنے پر رضامندی کا اطمینان کیا گیا ہو۔

۲۔ اگر شوہر یا بیوی نے دوسرے فریق میں کسی خاص خوبی کی کی کے باوجود مغالطہ کی بنی پر نکاح کر لیا ہوا اور اس وجہ سے دونوں کا اکٹھے رہنا ناممکن ہو گیا ہو۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں بھی شوہر یا بیوی کو تفسیخ نکاح کے لئے دعویٰ دائیرہ کرنے کا حق دیا گیا ہے۔

۱۔ اگر شوہر یا بیوی کو دوسرے فریق نے ذاتی طور پر یا کسی تیرے شخص کے ذریعے اپنی عزت اور مرتبے کے بارے میں غلط معلومات بھم پہنچائی ہوں اور اس بنی پر نکاح کے لئے رضامندی کا اطمینان کیا گیا ہو۔

۲۔ اگر دعیٰ یا اس کی اولاد کے لئے خطرنات ثابت ہونے والے کسی مرض کو دوسرے فریق نے پوشنیدہ رکھا ہو۔

اگر شوہر یا بیوی نے اپنی یا کسی قریبی رشتہ دار کی جان یا عزت کا خطرہ مول نے کر نکاح کر لیا ہو تو اس کو

تفسیخ نکاح کے لئے دعویٰ دائیرہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

مدعی کے تفسیخ نکاح کے اسباب سے واقعیت حاصل کرنے یا خطرہ مل جانے کے دن سے چھ ماہ کی

مدت گزر جانے کے بعد اور ہر حالت میں نکاح سے ۵ سال بعد تفسیخ نکاح کے لئے دعویٰ دائیرہ ہمیں کیا جاسکتا۔

اگر ایسے فریقین کا نکاح ہو جائے جن کے لئے والدین یا صی کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے تو والدین

یا وصی کو تینسخہ نکاح کے لئے دعویٰ دائرہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

اگر تینسخہ نکاح کے عدالتی حکم کے صادر ہوتے سے قبل شوہر بیوی اپنے والدین یا وصی سے اجازت حاصل کرتے کی ذمہ داری سے سبک و سُنی حاصل کر لے اور اگر بیوی حاصل ہو تو نکاح منسوخ نہیں ہو سکتا۔

اگر ایسے فرقیین کا نکاح ہو جائے جن کے درمیان متنبّتی اور والدین کے رشتے کی بنا پر نکاح منسوخ ہو تو ان کا نکاح منسوخ نہیں ہو سکتا۔ ایسے نکاح سے متنبّتی اور والدین کا رشتہ زائل ہو جاتا ہے۔

اگر ایسے فرقیین کا نکاح ہو جائے جن کے درمیان عدالت یا فالون کی مقرر کردہ امتناعی مدت کے دوام نکاح منسوخ ہو اور امتناعی مدت ختم ہو گئی ہو تو ایسا نکاح منسوخ نہیں ہو سکتا۔

نااظر بذریعہ یا اس کے نائب یا مجلسِ انتظامیہ کی موجودگی میں ہونے والے عقد نکاح میں کسی قانونی اصول کی پابندی نہ ہونے کی بنا پر ایسے نکاح کی تینسخہ نہیں ہو سکتی۔ صرف عدالت کے حکم سے ہی تینسخہ نکاح کو قانونی جیشیت حاصل ہوتی ہے۔

اگر کسی نکاح کی تینسخہ مطلق کے اسباب موجود ہوں تو کسی عدالت کا نیصلہ صادر ہونے تک ایسے نکاح کو قانوناً صحیح تسلیم کیا جائے گا۔

اگر کوئی نکاح قانوناً منسوخ ہو جچکا ہو تو اس نکاح کی اولاد کا حسب نسب قانوناً مسلم ہے جواہ فرقیین نے صحیح نیت سننے کا حکم کیا ہے یا نہیں۔

والدین اور اولاد کے باہمی حقوق اور فرائض کے بارے میں طلاق کے احکام کا اطلاق ہوتا ہے۔

نکاح کی تینسخہ کے بعد بھی صحیح نیت سے نکاح کرنے والی عورت کو وہی جیشیت حاصل ہے جو اس نے نکاح کے ذریعے حاصل کی تھی۔ البتہ وہ اپنا سابق خاندانی نام دوبارہ اختیار کرے گی۔

شوہر اور بیوی کے اموال کا نیصلہ مادی اور معنوی نقصانات کے لئے ہر جان کی ادائیگی اور لفظ کے بارے میں طلاق کے احکام کا اطلاق ہوتا ہے۔

تینسخہ نکاح کا دعویٰ وارثوں کو منتقل نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر وارثوں نے کوئی دعویٰ دائرہ کر دیا ہو تو وہ اس کو جاری رکھ سکتے ہیں۔

تینسخہ نکاح کے دعویٰ سے متعلق قانونی چارہ جوئی کے اصول وہی ہیں جن کا اطلاق طلاق کے دعویٰ سے ہوتا ہے۔

(مسلسل)